روایتی علم

مورخہ 12 دسمبر 2007

عالی جناب محترم وزیراعظم صاحب!

صحت کے شعبے میں حالیہ عالمی رجحانات اس بات کے عکاس ہیں کہ حفظان صحت کا مستقبل طبی ارتکاز میں پنہاں ہے- ہندوستان کا روایتی طبی نظام اس طبی ارتکاز کا ایک اہم حصہ ثابت ہوسکتا ہے- وحدت سے ارتکاز کی طرف تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ اب یہ بات عیاں ہوچکی ہے کہ صحت سے متعلق سائنس کے کسی بھی واحد ذریعے کے پاس اتینی وسعت نہیں ہے کہ وہ صحت سے متعلق معاشرے کی تمام ضرورتوں کو پورا کرسکے- ہندوستان کو اس ضمن میں سبقت حاصل ہے اور وہ طبی ارتکاز کے اس دور میں عالمی قائد کا کردار ادا کرسکتا ہے کیونکہ اس کی بنیادیں شواہد پر مبنی بائیو میڈیکل سائنسز میں کافی مضبوط ہیں اور اس کا اپنا وسیع اور پیچیدہ قومی طبی ورثہ ہے- حکومت ملک میں روایتی ادویہ کے میدان میں پہلے ہی متعدد اقدامات کرچکی ہے جس میں وزارت صحت میں آیوش آئی سی ایم آر، ڈی بی ٹی اور ڈی ایس ٹی کا قیام شامل ہے- اس عمل میں تیزی لانے کے لیے قومی علمی کمیشن نے مختلف قسم کے متعلقین سے تفصیلاتی صلاح و مشورہ کیا ہے اور محققین، نجی شعبے کے نمائندوں اور پالیسی سازوں پر مشتمل ایک ورکنگ گروپ قائم کیا ہے روائیتی ادویہ کے نظام کے علم کو فروغ دینے کے بارے میں ہماری تجاویز مندرجہ ذیل ہیں-

1. روائیتی ادویہ کی تعلیم کی یکسر تبدیلی:
ملک میں روایتی ادویہ کی تعیم کے معیار اور اس تک رسائ میں فوری اصلاح کی ضرورت ہے آجکل 450 انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کالج ہیں جن میں سہولیات کی فقدان ہے- ان کالجوں میں ملک بھر کے 25,000 طلبا داخلہ لیتے ہیں- یہ کالج طبی ارتکاز کے اس دور میں طلبا کو قائدانہ کردار ادا کرنے کی تربیت دینے سے قاصر ہیں- اس خامی کی ایک ایک وجہ یہ ہے کہ روایتی ادویہ کی تعلیم روایتی طبی نظام کو شواہد پر مبنی نظام سے جوڑنے کے لیے ضروری تحریک نہیں پیدا کرسکی ہے- اس سے ایسی تعلیم الگ تھلگ ہوکر رہ گئی ہے اور وہ اس کی عام دھارے والی شواہد پر مبنی تعلیم میں شامل نہیں ہو سکی جو عالمی طبی اجتماع میں قابل قدر حیثیت حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کے روایتی طبی ورثے کے لیے ضروری ہے-

ہماری سفارش ہے کہ موجودہ تعلیمی ڈھانچے میں شواہد پر مبنی طریقے شامل کرنے کی کوشش کی جائیں- ان طریقوں کی شمولیت مالیہ کی فراہمی کے ساتھ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف تکنالوجی اورآل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کی طرز پر ادارے قائم کرکے کی جاسکتی ہے-

2. روایتی طبی نظام میں تحقیق کو استحکام :
روایتی ادویہ کی تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کی ضرورت سے کم اور منقسم رہی ہے جس وجہ سے روایتی طبی نظام کی افادیت کو ثابت کرنے میں دشواری پیش آتی ہے- اس کے علاوہ ان کاوشوں میں شواہد پر مبنی طریقوں کی کمی بھی جھلکتی ہے- طبی انتکاز کے لیے ضروری مختلف سماجی تصورات کو سمجھنے سمجھانے کے لیے سماجی علوم میں تحقیق کے مطلوبہ کردار کا بھی پورا استعمال نہیں کیا گیا- ان خامیوں کو دور کرنے کی غرض سے ملک کے مختلف حصوں میں عالمی پیمانے کے تحقیقی پروگرام شروع کرنے کی فوری ضرورت ہے جو ادارہ جاتی اور ترغیبی ڈھانچے پر مبنی ہو- ہندوستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ پراکرتی یا راساین یا رس جیسے روایتی تصورات کا استعمال کر کے ادویہ کے فارماکو جینومکس، امیونولوجی، دواؤں کی کھوج اور کارڈیالوجی، شعبوں میں اصل اور شواہد پر مبنی تعاون دے-

3. فارماکولوجی معیارات کو استحکام:
ادویاتی جڑی بوٹیوں کی دستاویز سازی کے باوجود جڑی بوٹیوں کی بین الاقوامی پیمانے پر تسلیم شدہ فارماکولوجی کی بے حد ضرورت ہے- اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف حیاتیاتی جغرافیائی خطوں کے لئے ماحولیاتی خصوص والی ادویاتی جڑی بوٹیوں سے متعلق دستاویز سازی کی بھی ضرورت ہے-

4. طبی آزمائش اورتصدیق کے معیار اور کمیت میں اضافہ:
روائتی ادویہ کا فروغ ان ادویہ کی افادیت کو قبول یا مسترد کرنے پر منحصر ہے جن کا دارومدار طبی آزمائش کے اعلی معیار اوراس کے لیے کی جانے والی کاوشوں پر ہے۔ ٹکسیکولوجی ڈاٹا/سیفٹی مطالعہ سے متعلق معلومات کی کمی کی وجہ سے روایتی ادویہ سے متعلق جوکھم کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ان تجزیات اور تجربات کے مدنظر اداروں کو زیادہ اختیارات دیے جانے چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی عالمی معیار کے تصدیقی طریقے کے ساتھ عمدہ تیاری، تجربہ گاہ،طبی، زرعی اور ذخیرہ کاری طریقوں کی بھی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی بازار کے لئے روایتی صحت نظام کی 10 بہترین مصنوعات کی طبی آزمائش سے قبل اور استعمال کے بعد اس کی تاثیر کی تصدیق کے لئے فلیگ شپ پروگراموں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بین ان کامیاب مصنوعات کو تیار کرنے والی اکائیوں کا بین الاقوامی معیار کے مطابق تکنیکی درجہ بھی بڑھانے ضرورت ہے۔

5. روایتی علم کی ڈیجیٹل کاری:
ایک مربوط علمی ڈیجیٹل لائبریری کے قیام کے بارے میں جاری کام میں تنوع اور وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اندرون و بیرون ملک دستیاب طبی مخطوطات کی ڈیجٹل کاری کا ایک بڑا پروگرام شروع کیا جانا چاہیے اور ہندوستان میں تدریسی اور تحقیقی ادواروں کی اس ڈیجیٹل لائبری تک پہونچ ہونی چاہیے۔ روایتی طبی ادب کے ذخائر کو جدید طور پر منظم کرنے کے لیے مربوط کل ہند ٹریڈیشنل نالج انفارمیٹکس پروگرام" شروع کیا جانا چاہیے تاکہ دستیاب جڑی بوٹیوں (2000 اقسام) ان کی مصنوعات (40000 نسخے) اور ان کے طبی استعمال (5000 کنڈیشنز) کی ایک مربوط فہرست تیار کی جاسکے۔

6. حقوق املاک دانشورانہ کے لیے مناسب لائحہ عمل کی تیاری:
روایتی طبی علم کے ذرائع کے تحفظ کے لیے ملک میں حقوق املاک دانشورانہ کے لیے مناسب لائحہ عمل کی تیاری پر زور دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی روایتی ادویہ کے کاروباری استعمال کی مناسب ترغیب بھی دی جانی چاہیے۔ روایتی ادویہ کو پیٹینٹ استعمال کے لیے تیار کرتے وقت روایتی علم ڈیجیٹل لائبریری کو استعمال کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا اندراج تمام معلومات کے ساتھ انٹرنیشنل سرچ اتھارٹیز و دیگر پیٹنٹ دفاتر کی دستاویزات کی تلاش کے لیے بنائی گئی فہرست میں اندارج ہو جائے۔ روایتی علم ڈیجیٹل لائبریری میں روایتی علم کی ملکیت کے بارے میں ابہام کو دور کیا جانا چاہیے۔ یہ اس لیےضروری ہے کیونکہ ایسے علوم کے بنیاد ذرائع عام طور پر غیر مراعات یافتہ طبقات ہوتے ہیں۔ حقوق املاک دانشورانہ کا نظام تشکیل دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس علم کی رسائی عام آدمی تک ہوسکے اور جی آئی ایس جیسے طریقوں کے ذریعہ ان کو ان طبقات کے لیے محفوظ کیا جاسکے جنہوں نے اس کو شروع کیا ہے۔

روایتی ادویہ کے کاروباری استعمال کے لیے کمپنیوں کو مناسب قیمت پر روایتی علم ڈیجیٹل لائبریری سے استفادہ کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے اس شرط کے ساتھ کہ وہ سہولت سے فائدہ اٹھانے کے بعد کی جانے والی ایجاد سے حاصل منافع سے رائلٹی کی شکل میں لائبریری کا حصہ ادا کریں گے۔ استعمال کی قیمت اور منافع کے حصے کو حکومت اور ان طبقوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے جن کے ذریعے وہ علم حاصل ہوا ہے۔ اس تقسیم کے لیے نئے طریقے اپنائے جانے چاہئے۔ روایتی علم ڈیجٹیل لائبریری کے کاروباری استعمال اور اور اسی طرح کے دیگر اقدامات سے حکومت کو حاصل ہونے والی رقم کو *روایتی علم فروغ فنڈ* کے قیام کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے اور اس سے حاصل رقم روایتی علم کی تحقیق، شواہد پر مبنی تجزیے اور تحقیق نیز ان لوگوں کی بہبود پر خرچ کیا جانا چاہیے جنہوں نے اس علم کے حصول میں تعاون دیا ہے۔

7. قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے نشانوں کا تعین:
ایک حالیہ تخمینے کے مطابق، 6000 امکانی ادویاتی خصوصیات کے حامل پودوں کے 12 فیصد کا وجود عدم توجہ، ساز گار ماحول کے فقدان، کاشت کی کمی کی وجہ سے خطرے میں پڑ گیا ہے۔ ان کی قدرتی پیداوار کم ہورہی ہے۔ پیداوار میں کمی کی وجہ سے بازار میں ان کے بدلے نقلی مال میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ ان کے تحفظ کی خاطر جنگلات اور زرعی شعبے میں ان کی کاشت پر

8. روایتی صحت نظام کے فروغ کے لیے غیر سرکاری اور کارپوریٹ اقدامات:
غیر سرکاری اور نجی شعبےنے روایتی صحت سائنس کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے- ہندوستان کے اس عظیم صحت نظام ورثے کے تیئں قومی اور بین الاقوامی سطح پر بیداری میں اضافے کے لیے غیر سرکاری تحقیقی تعلیمی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور عالمی نقطہ کے حامل کارپوریٹ اداروں کی امداد کرنی چاہیے-

9. بین الاقوامی تعاون کو فروغ :
روایتی صحت نظام کو مزید وسیع بنانے کے لیے بین الاقوامی تعاون پر روز دیا جانا چاہیے- اس مقصد کے حصول کے لیے معروف تحقیقی مراکز کے ساتھ تحقیق کے شعبے میں تعاون اور ایسے ممالک میں جہاں مناسب مواقع موجود ہوں صحت مراکز قائم کیے جا سکتے ہیں- ان مصنوعات اور خدمات کو عالمی منڈی میں متعارف کرانے کے لیے ایگزم بنک آف انڈیا کی امداد کرنی چاہیے تاکہ وہ صنعتوں کے ساتھ مل کر یہ کام انجام دے سکیں-

10. دیہی علاقوں میں بنیادی حفظان صحت کی امداد:
ہندوستان کی آبادی کا 70 فی صد حصہ صحت کی بنیادی سہولتوں کے لیے روایتی صحت نظام پر منحصر ہے- ان کو سرکاری سہولیات میسر نہیں ہیں- لہٰذا یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ اس غیر ضابطے شعبے کے لیے شواہد پر مبنی راہ نما اصول مرتب کیے جائیں- دیہی علاقوں کی آبادی کے لیے ملک بھر میں ہوم ہربل گارڈن اور کمیونٹی ہربل گارڈن کا نیٹ ورک قائم کیا جائے جہاں ان جڑی بوٹیوں اور ادویہ کا تحفظ کیا جائے جن کی افادیت شواہد پر مبنی تحقیق سے ثابت ہوچکی ہو-

11. ہندوستان کی روایتی ادویہ کی ازسرنو برانڈنگ:
ہندوستان کی ایسی روایتی ادویہ کی جن کی طبی آزمائش سے افادیت ثابت ہوچکی ہو بہتر برانڈنگ سے صحت دیکھ بھال کے محفوظ اور موثر متبادل میں اضافہ ہوگا- ان مصدقہ ادویہ کو قومی صحت نظام سے جوڑ دینا چاہیے- ایسے یکساں اور مصدقہ ہندوستانی نسخوں کو عالمی بازار میں وسیع پیمانے پر پیش کیا جانا چاہیے-

ان مقاصد کے جلد اور موثر حصول کی غرض سے حکومت ہند کو روایتی صحت تعلیم پر ایک قومی مشن قائم کرنا چاہیے جو اس کام کو منظم طریقے سے کرسکتا ہو- بنیادی ڈھانچے کے لحاظ سے یہ نسبتا ایک چھوٹا ادارہ ہوگا جس کے پاس نشان دہ شعبوں میں مخصوص رقوم فراہم کرنے کا اختیار ہو- یہ مختلف سطحوں پر اقدامات میں مدد دے گا اور صحت، سائنس و تکنالوجی، جنگلات، زراعت و تجارت وزارتوں کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں اور نجی شعبے کے درمیان تال میل پیدا کریگا- اس مشن کا سربراہ کوئ معروف عوامی شخصیت ہونا چاہئے جس کو اس شعبے میں کام کا اچھا علم و تجربہ نیزانتظامی امور اور متعلقہ افراد سے نمٹنے کااچھا تجربہ ہو-

ہمیں یقین ہے کہ ہماری سفارشات سے ہمارے عوام کی صحت ضروریات کے پورا کرنے میں بھرپور مدد ملے گی- ہم ان سفارشات کے نفاذ سے متعلق اپنا کردار ادا کرنے کے منتظر ہیں-

نیک خواہشات کے ساتھ

سیم پتروڈا

روایتی علم

نقول برائے ملاحظہ:
1. جناب مون ٹیک سنگھ اہلووالیہ، ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن،
2. ڈاکٹر اے رام دوس، وزیر برائے صحت و خاندانی بہبود